قیامِ آخرت کے فقہی اور عقلی دلائل بیان کرتے ہوئے ایک منظم معاشرے کی تشکیل میں اس عقیدے کے کردار پر بحث کریں؟

۱۔ تعارف و تمہید: عقیدہ آخرت

لغوی معنی میں آخرت سے مراد ہے بعد میں آنے والی چیز۔ اسلام میں آخرت سے مراد ہے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا اور اعمال کے مطابق جزا یا سزا کا حقدار ٹھہرایا جانا۔ آخرت کے لیے مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں یوم الدین، یوم قیامت، یوم البعث جن کے معنی بالترتیب جزا کا دن، قیامت کا دن، اور دوبارہ اٹھائے جانے کا دن۔ انسانی مشاہدے کے مطابق بھی روزانہ درجنوں لوگ اس فانی دنیا سے جاتے ہیں۔ اسی طرح سائنس کی "BIG CRUNCH" (بِگ کرنچ) تھیوری کے مطابق اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ کائنات ایک دن اپنا توازن کھو دے گی اور ہر چیز آپس میں ٹکرا کر فنا ہو جائے گی۔

2۔ قیامِ آخرت کے فقہی دلائل:

قیامِ آخرت کے حوالے سے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر ذکر آیا ہے اور آخرت پر ایمان کو دین کا بنیادی رکن قرار دیا گیا ہے۔

فقہِ اسلام میں عقیدہ آخرت ایک شرعی بنیاد ہے جس پہ احکامِ جزا و سزا قائم ہیں۔ قرآن مجید میں آخرت کے

"والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون ۝"

ترجمہ: "اور وہ جو ایمان لائے اس پر جو ان پر اور ان سے پہلی امتوں پر اتارا گیا اور وہ یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں"

(البقرہ: 4-3)

اسی طرح ایک حدیث مبارکہ کے مطابق

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

(الحدیث)

یعنی کہ جیسے اعمال انسان دنیا میں کرے گا وہ آخرت کے لیے بیج بوئے گا اور پھر روزِ قیامت اسے ان اعمال کا حساب دینا ہوگا

3۔ عقلی دلائل: عقیدۂ آخرت"

انسان فطرتاً ظلم سے نفرت کرتا ہے اور انصاف سے محبت کرتا ہے لیکن اوقات وہ غلطی کرتا ہے تو وہ فطرتاً ایسا نہیں کرتا جیسے چور چوری کرتا ہے لیکن چاہتا ہے کہ خود اس کا مال محفوظ رہے۔ تو فطری طور پر انسان نیک و بد کو برابر نہیں سمجھتا اسی طرح اللہ بھی انسان کو برابر نہیں سمجھتا ان کے اعمال کے مطابق

"ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات فلھم اجر غیر ممنون"

"اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے ان کے بے انتہا اجر ہے"

(التین: 6)

یہ قرآن مجید بار بار آیت سے جزا اور سزا کا ظہور واضح ہوتا ہے کہ نیکوکاروں اور بدوں کیلئے ایک دن متعین ہے جو کہ یقیناً یوم آخرت ہے جس کے مطابق انسان کیلئے آنے والی ابدی زندگی کا فیصلہ ہوگا۔

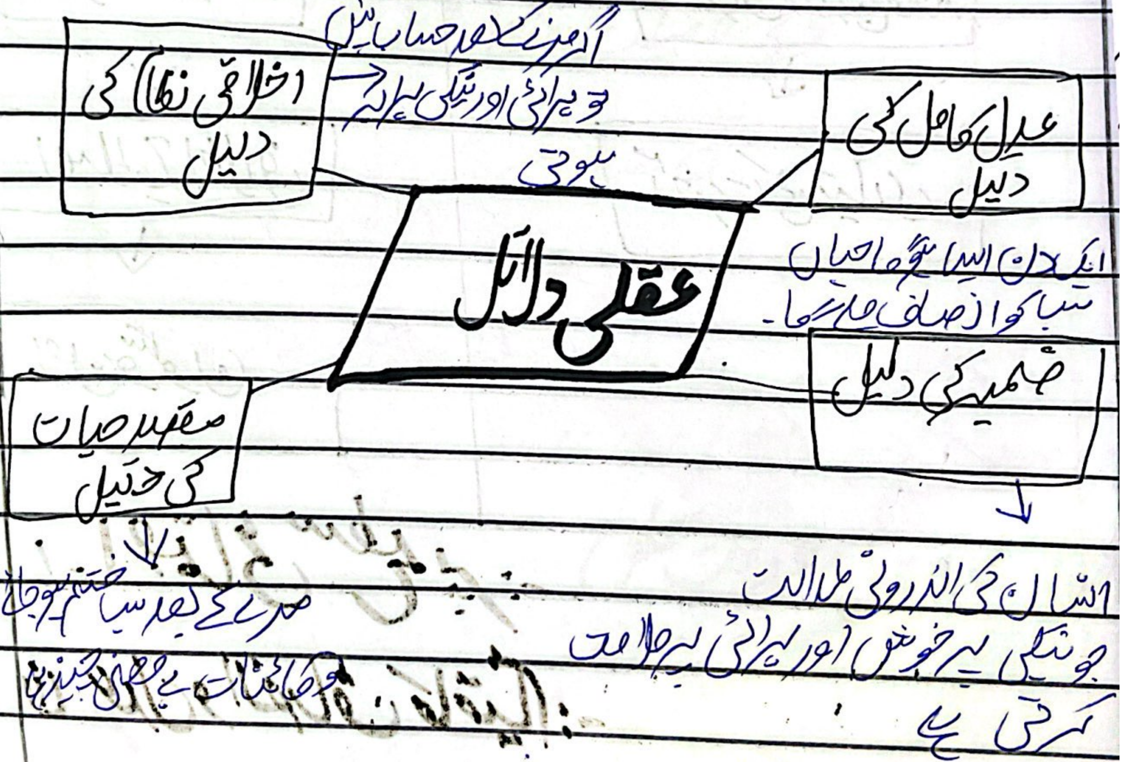

قرآن مجید بار بار تکرار سے عقل اس چیز کو تسلیم کرتی ہے کہ واقعی ایک دن ایسا آئے گا جب ہر کسی کو مکمل حاصل ہوگی اور حساب کتاب دینا ہوگا۔

۲۔ منظم معاشرے کی تشکیل میں عقیدہ آخرت کا کردار

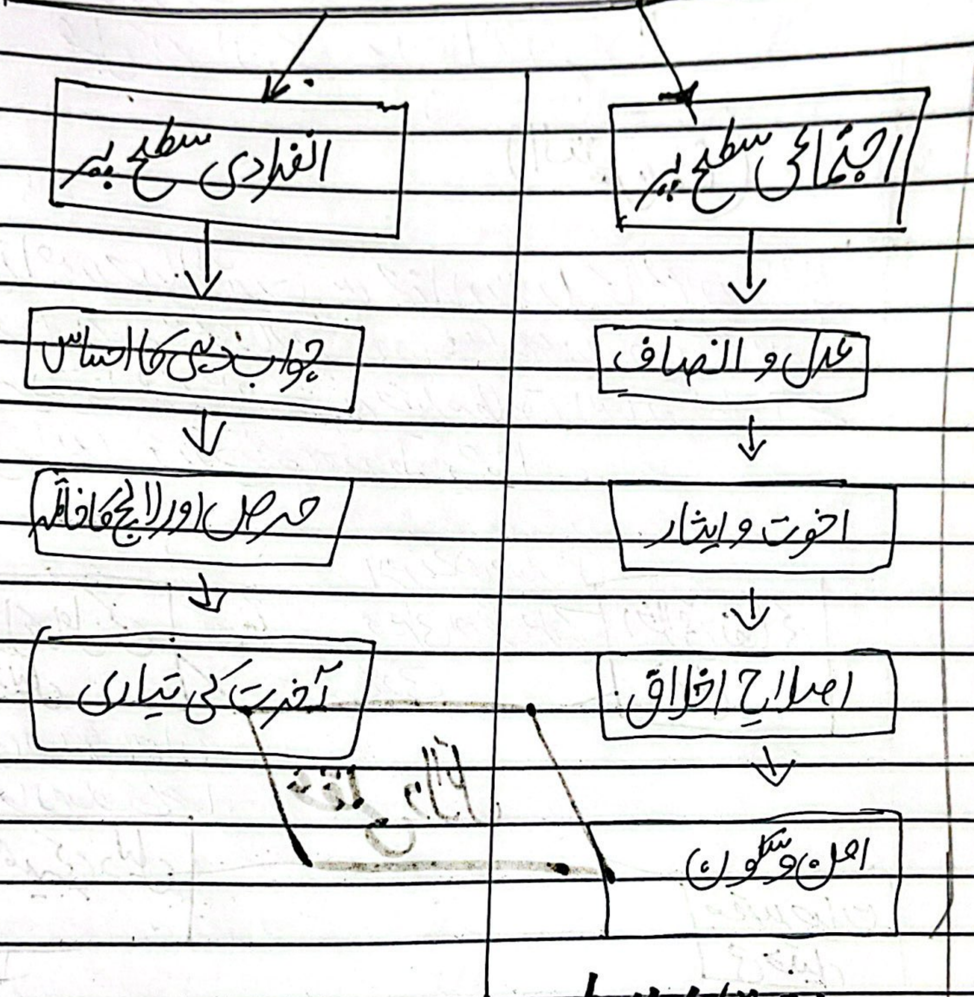

۱۔ اجتماعی سطح پر:-

(i) عدل و انصاف کا قیام:-

عقیدۂ آخرت کی وجہ سے معاشرے میں عدل و انصاف کا قیام مضبوط ہوتا ہے۔ چونکہ اس میں ہر انسان چاہے وہ حکمران ہو، تاجر ہو، قاضی ہو یا عام انسان ہو ہر ایک کو اس کی ذمہ داری کے لیے آخرت میں رب کو حساب دینا ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مفہومِ حدیث ہے

"ہر حکمران سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا" (الحدیث)

(ii) اخوت و مساوات:-

قرآن کریم اور احادیث کی رو سے اس بات کو واضح کیا گیا ہے

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں مگر تقویٰ کی بنیاد پر" (الحدیث)

چنانچہ اس تصور سے طبقاتی تقسیم ختم ہو کر معاشرے میں امن اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہوتی ہے

(iii) خیرات اور خدمتِ خلق

دنیا ختم ہو جائے گی اور مال و دولت اسی دنیا میں رہ جائے گا اس تصور سے انسان کے اندر مال و دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور اللہ کی مخلوق کی مدد کرنے میں راحت محسوس ہوتی ہے جس سے معاشرے کے غریب اور نادار لوگوں میں کمی آتی ہے اور معاشرہ کامیاب ہوتا ہے

(iv) جرائم میں کمی:-

خوفِ خدا اور خوفِ آخرت سے انسان "اللہ کی پکڑ سے" ڈرتا ہے اور کوئی بھی جرم کرنے

سے پہلے وہ سوچتا ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے اور بروز قیامت اس سے حساب کرے گا۔ اس سوچ سے انسان جرم سے باز رہتا ہے اور معاشرے سے جرائم کا خاتمہ ہو آتا ہے

انفرادی سطح پر عقیدہ آخرت کے اثرات

(i) جواب دہی کا شعور

آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس کو اپنے ہر عمل، نیت اور رویے کا حساب دینا ہے یہ شعور اسے ظلم دھوکے اور بددیانتی سے روکتا ہے

(ii) اخلاقی اصلاح:-

آخرت کے خوف سے انسان کو جھوٹ فریب ظلم سود رشوت اور کئی اخلاقی برائیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے اور معاشرہ ترقی کی طرف جاتا ہے

(iii) آخرت کی تیاری:-

عقیدہ آخرت انسان کو یاد دہانی کرواتا ہے کہ وہ دنیا میں عارضی طور پر آیا ہے تاکہ آخرت کی تیاری کر سکے جس سے اس کے دل سے دنیا کی محبت کم ہو جاتی ہے اور نیکیوں کی طرف رجحان زیادہ ہو جاتا ہے

(iv) حرص و لالچ کی کمی:-

انسان کے اندر مال کی محبت کم کرنے میں عقیدہ آخرت کا اہم کردار ہے کہ جب حرص و لالچ سے مال جمع کر کے وہ دنیا چھوڑ کر چلا جائے اور بروز آخرت یہ مال اس کی جان کا وبال بن جائے گا تو حرص مال و دولت

میں کمی آتی ہے اور معاشرہ خوشگوار ہوتا ہے۔

حاصل کلام

عقیدہ آخرت مسلمان ہونے کا بنیادی رکن ہے اور اس پر یقین رکھنا ہی مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہے۔ عقیدہ آخرت انسان اور معاشرہ دونوں کی اصلاح اور راہنمائی کرتا ہے اس سے معاشرے میں جرائم میں کمی، صبر، دیانت داری، عدل و انصاف کا قیام اور اسی طرح دیگر برائیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عقیدہ آخرت کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہوا جائے تاکہ فرد اور معاشرہ دونوں کی کامیابی حاصل ہو۔

X————X